سوال

(64)اشد ضرورت کے   کے واسطے روپیہ قرض لیا   الخ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زیدنے بہ سبب اشد ضرورت کے اپنی کاشت کھیت کو یعنی گنا پر سال آئندہ کے واسطے روپیہ قرض لیا۔ اور قرض روپیہ لینے کے وقت یہ کہا کہ اس وقت میرا کھیت گنا تین ماہ کا بویا ہواہے۔ سال آئندہ کو گنا تیار ہونے پر نرخ چھ آنا یا آٹھ آنا فی من بخوشی دوں گا۔ اس طرح کی خرید وفروخت شرعاًٹھیک ہے یا نہیں۔

(ابو محمد عبد اللہ۔ لال پور رام پور اسٹیٹ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مرقوم میں اس بیع کو سلم کہتے ہیں۔ جو جائز ہے۔ نرخ اور جگہ مقرر ہونی چاہیے۔ واللہ اعلم

(اہل حدیث امرتسر جلد24صفحہ10)

شرفیہ۔ سوال کی عبارت سے اس کا بیع سلم ہونا میری سمجھ میں نہیں آیا۔ اس لئے کہ بیع سلم میں راس المال یعنی رقم قرضج کی تعین لازم ہوتی ہے۔ ایسے ہی مسلم فیہ اوراجل کی بھی اور صورت مرقومہ میں کچھ بھی نہیں اور شئ معین میں بھی بیع سلم نہیں ہوتی۔ اوراجل معلوم سے مراد ماہ دن کی تعین ہوتی ہے۔ اور صورت مرقومہ میں تاریخ دن کی تعین نہیں۔ قال رسول اللہ ﷺ من اسلف فی شئی فلیسلف فی کیل معلوم ووزن الی اجل معلوم (متفق علیہ)

مشکواۃ صفحہ350 وقال فی نیل الاوطار قول فی کیل معلوم احترز بالکیل من السلم فی الاعیان وقولہ معلوم عن المجہول من المکیل والموزون وقد کانوفی المدینہ حین قدم النبی ﷺ یسلفون فی ثمار نخیل باعیانہا فنہاہم عن زلک   (جلد5صفحہ192)

اور صورت مرقومہ فی السوال میں تعین کھیت کی ہے۔ وقال فی النیل ان للسم شروطآ غیر ما اشتمل علیہ الحدیث مبسوطۃ فی کتب الفقہ ولا حاجۃ لنا فی التعرض لما لا دلیل علیہ الا انہ وقع الاجماع علی اشتراط معرفۃ صفۃ الشئ المسلم فیہ علی وجہ بتمیز بتلک العرفۃ عن غیرہ صفحہ مزکور

پس صورت مرقومہ جائز نہیں (ابو سعید شرف الدین دہلوی)

تشریح۔

بیع سلم نام ہے۔ اس بیع کا کہ بالفعل روپیہ دے دیا جائے۔ اور جنس ٹھرالی جائے۔ کہ اتنی مدت تک لوں گا۔ مثلاً سو روپیہ ایک شخص کو بالفعل دے دیا۔ اور اس سے ٹھرایا کہ دو مہینے میں گیہوں۔ سومن اس قسم کے لوں گا۔ اس کو عربی میں بیع سلم کہتے ہیں۔ پھر اگر شرطیں پائی جایئں۔ تو یہ بیع درست ہے۔ جو کوئی بیع سلم کرے اس چیز میں کہ بیچی جاتی ہے تل کر جیسے زعفران وغیرہ۔ تو وزن معلوم میں مثلاً چار تولے یا پانچ تولے اور ایک مدت معلوم تک جیسے ایک مہینہ یا ایک سال اور مثل اس کے اس سے معلوم ہوا کہ اس میں مدت کا معلوم ہونا شرط ہے۔ اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہؒ ومالکؒ واحمدؒ کا حاشیہ ترمذی نولکشور۔ (فتاویٰ ثنائیہ۔ جلد 1۔ صفحہ 409)

شرائط بیع سلم۔ ملخص از بدور الاہلہ از نواب صدیق حسن خاں رحمۃ اللہ علیہ

اول آنکہ قدر مسلم فیہ وجنس آں مذکور گردو زیرا کہ جز باین زکر معلوم نمی تواند شد و شارع معلومیت را شرط کردہ کما تقدم

ودوم معرفت امکانش نزد حلول چہ اگر در سلم زکر وصفے کند کہ دال برعدم امکان باشد بر غرض مقصود از سلم عاید بہ نقص گردو دوال است برانعدام آں درحال عقد حدیث عبد الرحمن بن ایزي وعبد اللہ بن ابی ادفی قالا کنا نصیب المغانم مع رسول اللہ ﷺ وکان یاتینا انباط من انباط الشام فنسلفهم فی الحنطة والشعیر والزیت الی اجل مسمی قیل اکان لھم زرع ام لم یکن قال ما کنا نسالھم عن زلک وفی روایۃ وکنا نسلف علی عھد رسول اللہ ﷺ وابی بکر وعمر فی الحنطة والشعیر والزیت والتمر وما نراہ عندھم اخرجہ ابوداؤد ونسائی وابن ماجہ سکوت نبوی تقریر است۔

سوم آنکہ ثمن مقبوض باشد در مجلس ولابدست ازین شرط بلکہ سلم تمام نمی شود مگر بایں قبض ورنہ از بیع کالئی 1۔ بکالئی باشد واز آں نہی آمدہ وصحیح است بہر حال زیرا کہ ادلہ دلالت ندارند مگر بہ اشراطیت معلومش از برا مسلم ومسلم الیہ واین درہمہ اموال ممکن است ودرانکشاف ردی ہماں حکم است کہ گزشت درکیار عیب ودرصرف چہ دلیل دال است بر رہ کردن بر صاحب ردی بنا بر عیب چہارم آنکہ اجلش معلوم باشد وین منصوص علیہ نص وحدلول علیہ دلیل مقدم است) ص 262(

خلاصہ یہ کہ جس چیز کی بدھنی کی جارہی ہے۔ اس کا وزن اور جنس معلوم ہونی چاہیئے۔ وقت مقرر پر اس کی وصول یابی کا یقین ہونا بھی ضروری ہے۔ قیمت مقررہ طے شدہ کو وقت بیع ادا کر دینا بھی ضروری ہے۔ اگر قیمت ادا نہ کی گئی تو ادھار کی بیع ادھار کے ساتھ لازم آگے

<u>1. ادھار کی بیع ادھار کے ساتھ اس طرح کے زید نے بکر کو کچھ مال ادھار فروخت کیا اور وقت مقررہ پر جب وقت قیمت ادا نہ کر سکا تو زید نے پھر دوبارہ ایک مدت کیلیئے اس کو بکر کے ہاتھ بیچ دیا۔ واملہ النہی عن بیع مالم یقبض</u>

اور یہ منع ہے۔ اور ہر قسم کے مال میں بدھنی درست ہے۔ مگر گھٹیا بڑھیا کی تشریح ہونی چاہیئے۔ ورنہ مال والا مختار ہے۔ کہ مال ردی دیکھ کر اس کو رد کر دے۔ اور وقت بھی مقرر ہو کر معلوم ہو جانا شرائط میں سے ہے۔

مصنف عون المعبود قدس سرہ فرماتے ہیں۔ قد اختلف العلما فی جواز السلم فیما لیس بموجود فی وقت السلم از اامکن وجودہ فی وقت الحلول الافزھب الی جوازہ الجمھور وقالو ولا یضر انقطاعہ قبل الحلول الی اخرہ عون المعبود جلد 3 ص 292

مولف۔ بیع سلم یعنی بدھنی کرنا کاشتکار وغیرہ سے ساتھ نرخ معلوم کے گندم ہو یا جو ہو بصف معاومہ اور ساتھ اجل معلوم کے درست ہے۔ بلا کراہت جیسا کہ کتب احادیث اور فقہ سے واضع ہوتا ہے۔ اور یہ شرط کر کر بدنی کرنا کہ بروقت فصل کے بازار کے نرخ سے سیر دو سیر مثلاً زیادہ لیں گے۔ جائز نہیں ہے شرعاً۔۔۔

(سید نزیر حسین عفی عنہ)

(فتاویٰ نزیریہ جلد2 صفحہ11)

[فتاویٰ علمائے حدیث](#)

جلد 14 ص 77-80

محدث فتویٰ